Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

مجید امجد کی شعری اساطیر(مذہبی تناظر میں)

MAJEED AMJAD'S POETIC MYTHS : IN RELIGIOUS CONTEXT

*نوشین نصراللہ
**محمد سلمان بھٹی
***محمد امجد عابد

Abstract

The recent Urdu poetic world the name of Majeed Amjad is distinguished. Majeed Amjad's poetry not only deals with the hybrid topics of experiences about structurism but also it refers to the myths. It makes Majeed's poetry unique. There are a lot of Hindi and Islamic myths in Majeed's poetry. In this article, Mythical innovations and research has been mainly discussed.

کلیدی الفاظ: مذہبی، اساطیر، عربی زبان، مجید امجد، جدید اردو نظم، ماضی، تہذیب

Keywords: Religious, Myths, Arabic Language, Majeed Amjad, Modern Urdu Verse , Past, Culture

اساطیر عربی زبان کا لفظ ہے یہ اسطار یا اسطورہ سے نکلا ہے سطر اس کا واحد ہے اسطور جمع ہے اور اساطیر جمع الجمع ہے۔" تو بنا سکتے ہیں ہم بھی ایسی ہی باتیں ، نہیں ہیں یہ ، مگر کہانیاں پہلے لوگوں کی "(۱) قرآن پاک میں بھی اساطیر الاولین کا لفظ مستعمل ہے جس کا مطلب ہے پرانے زمانے کے لوگوں کے قصے اور کہانیاں اردو زبان پر چونکہ ہندی زبان کے اثرات بھی موجود ہیں اس لیے اساطیر کے لیے ہندی زبان میں "دیومالا" اور "علم الاصنام" کی اصطلاحات بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ انگریزی زبان میں اسطورہ کے لیے (myth) متھ اور اساطیر کے لیے (Mythology) میتھالوجی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مختلف لغات میں اساطیر کی تعریفیں کچھ اس طرح درج ہیں:۔(ان تعریفوں میں سے صرف المنجد کی تعریف لکھیں۔ اس کے بعد پہلے اُردو شاعری میں اساطیر کی روایت، پھر اسلامی اساطیر کی روایت اور اس کے بعد مجید امجد کے ہاں مذہبی اساطیر کا جائزہ لیں۔ سماجی و ثقافتی، سیاسی و نظریاتی تناظر میں مجید امجد کی شاعری کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ بھی بتائیں کہ وہ ان اساطیر کو وہ اپنی شاعری میں کن مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں؟)

المنجد

"الاسطورہ، قصہ، حکایت، اساطیر"(۲)

فرہنگِ عامرہ

"اساطیر، اسطارہ و اسطور کی جمع، افسانہ، کہانی"(۳)

---

* شعبہ اردو، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور، پنجاب
** شعبہ اردو، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور، پنجاب
*** شعبہ اردو، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور، پنجاب

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

جامع اللغات

"اساطیر جمع اسطارات، قصے کہانیاں"(۴)

فرہنگِ تلفظ

"اُسطورہ: مذہبی حکایت، دیومالا کی کہانی، مذہبی روایت، قصہ، قدیم افسانہ، اساطیر"(۵)

علمی اردو لغت

"اساطیر اُسطورہ کی جمع قصے، کہانیاں، کہاوتیں"(۶)

کلیدی الفاظ

مجید امجد، جدید اردو نظم، اساطیر، ہندی، اسلامی

مجید امجد 29 جون 1916ء کو جھنگ میں پیدا ہوئے۔ زمانہ طالب علمی سے ہی ادبی زندگی کا آغاز ہو گیا تھا کئی سال تک جھنگ سے شائع ہونے والے رسالے "عروج" کے مدیر بھی رہے۔(۷)

سرکاری ملازمت اختیار کرنے کے باوجود شعر و ادب سے آپ کی وابستگی قائم رہی۔ ملازمت کے سلسلے میں آپ کا زیادہ تر قیام ساہیوال میں رہا۔ اور 11 مئی 1974ء کو ساہیوال میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔

> "مجید امجد کے ہاں اسلوب بیان، موضوعات اور ہیتوں میں بہت تنوع نظر آتا ہے۔ رومانوی حقیقت، طبقاتی تفاوت اور جدید موضوعات پر وافر تعداد میں نظمیں ان کے ہاں موجود ہیں۔ نئی تراکیب کی اختراع کے ساتھ ہر نظم کے لیے ایک نئی ہیت کا انتخاب بھی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔"(۸)

مجید امجد کے کلام میں موضوعات کے تنوع اور ہیت کے نئے تجربات کے ساتھ ساتھ اسلامی اور ہندی اساطیر کا بھی ایک مضبوط اور مربوط حوالہ ملتا ہے۔ جو ان کے کلام کو ایک گہری معنویت عطا کرتا ہے اور قاری کے ذہن کے کئی بند دریچوں کو وا کرتا ہے۔ ان کے کلام میں اساطیر کا ذخیرہ اردو ادب کی تابندگی اور درخشاندگی میں ایک خوبصورت اضافہ ہے کیونکہ یہ اساطیر ہمارے ماضی کی تہذیب و ثقافت اور شاندار روایات کو یک جنبش قلم ہمارے سامنے لا کر رکھ دیتی ہیں۔ کوئی بھی شاعر یا ادیب اپنے ماضی سے منہ نہیں موڑ سکتا ماضی کہیں نہ کہیں اس کے ساتھ ضرور جڑا ہوا ہوتا ہے۔ مجید امجد نے بھی گو کہ اپنے کلام میں موضوعات اور ہیئت کے نئے نئے تجربات کیے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ اساطیر کے ذریعے ماضی کے ساتھ جڑی ہوئی کہانیوں کو نظر انداز نہیں کر سکے ہیں۔ مجید امجد کے کلام میں پائے جانے والی اساطیر درج ذیل ہیں:

قیامت:

> "قیامت کے لغوی معنی قائم کرنا، کھڑا ہونا، روز محشر مسلمانوں کے عقیدے میں وہ دن جب مردے زندہ ہو کر کھڑے ہونگے اور حساب کتاب ہو گا۔ روز حساب، روز جزا، زمانہ دراز، مدت دراز، موت، قضا، اجل۔"(۹)

بطور مسلمان ہم اس بات پر پختہ یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ یہ زندگی عارضی اور فانی ہے ہم اس زندگی میں جو بھی افعال و اعمال سرانجام دیتے ہیں ہمیں قیامت کے دن ان سب اعمال کا حساب دینا ہو گا۔ قیامت ایسی گھڑی ہو گی جس میں نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ اس دن کسی کو کسی کی خبر نہ ہو گی۔ احادیث مبارکہ اور قرآن میں قیامت کا ذکر بار بار کیا گیا ہے۔ "حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اس میں حضرت آدمؑ کو پیدا کیا گیا اسی دن میں ان کا انتقال ہوا، اسی میں صور پھونکا جایا گا اور اسی میں لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔(۱۰)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہر جمعہ کے دن جب صبح ہوتی ہے حتی کہ سورج طلوع ہو جائے تو ہر جانور کی اس صبح چیخ نکلتی ہے قیامت کے خوف سے مگر جن و انس (ان کے سامنے دنیاوی کساوت اور ایمان بالغیب کے پردے میں ہیں اس لیے یہ مستثنیٰ ہیں"(۱۱)

حضرت لبابہ بن عبد المنندر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی مقرب فرشتہ، کوئی آسمان، کوئی زمین، کوئی ہوا، کوئی پہاڑ اور کوئی سمندر ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔"(۱۲)

دوام

"کڑکتے زلزلے اُڑے فلک کی چھت گری، جلتے نگر ڈولے
قیامت آگئی سورج کی کالی ڈھال سے ٹکرا گئی دنیا"(۱۳)

چراغ طور

"جب موسیٰؑ نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی طرف آگ دیکھی۔ اپنی بیوی سے کہنے لگے ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے ممکن ہے میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تا کہ تم سینک لو۔ پس جب وہاں پہنچے تو بابرکت زمین میں وادی کے دائیں کنارے سے درخت سے آواز دی گئی کہ اے موسیٰ یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پرودگار۔ اور یہ (آواز آئی) کہ اپنی لاٹھی ڈال دے۔ پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح حرکت کر رہی ہے، تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے موسیٰ! آگے آ اور ڈر نہیں۔ یقینا تو امن والوں میں سے ہے۔ اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال وہ بغیر کسی روگ کے چمکتا ہو نکلے گا اور خوف (کے سے انداز) سے اپنے بازو اپنی طرف ملالے۔ پس یہ دونوں معجزے تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اس کی قوم کی طرف، یقیناً وہ بے عمل قوم ہے۔"(۱۴)

جب حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کے پاس اپنی مزدوری کی مدت پوری کر کے رخصت ہوئے تو آپؑ کے ساتھ آپ کے اہل خانہ اور بکریوں کے اس سال کے بچے تھے رات سرد تھی اور مدین کی طرف جانے والا مشہور و معروف راستہ بھول گئے اور آپؑ آگ کو روشن کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن آگ روشن نہ ہوئی اس دوران آپؑ نے کوہ طور کی جانب سے دور چمکتی ہوئی آگ کو محسوس کیا کوہ طور آپؑ کے مغربی سمت میں تھا۔

ارشاد ربانی ہے:

"جب موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں کو کہا ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے میں تمہارے پاس کوئی خبر لاتا ہوں یا بھڑکتا شعلہ لاتا ہوں تا کہ تم سینک لو"(۱۵)

حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی بہترین راہنمائی کے ساتھ ایک اچھی اور عمدہ خبر لے کر آئے۔ جب حضرت موسیٰؑ اس آگ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک سرسبز شاداب درخت میں آگ لگی ہوئی اور درخت کی تروتازگی اور ہریالی بھی اسی طرح قائم ہے۔ تو آپؑ تعجب سے کھڑے ہو گئے۔ موسیٰؑ "طوی" نامی

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

وادی میں تھے اس مقدس وادی کی تعظیم و توقیر کے لیے ان کو جوتے اتارنے کا حکم دیا گیا تھا وہ رات بھی خصوصی برکت والی تھی اس نور کی ہیبت اور تیزی کی وجہ سے اور نظر ضائع ہونے کے خوف سے اپنا ہاتھ اپنے چہرے مبارک پر رکھ لیا۔ پھر اللہ نے ان الفاظ میں آپ کو مخاطب کیا"یقیناً میں اللہ ہوں جہانوں کا پروردگار " (۱۶)

ارشاد ربانی :

"میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں بس میری عبادت کر اور میری یاد کیلئے نماز قائم کر"(۱۷)

مجید امجد کی شاعری میں "چراغ طور" اساطیر کا استعمال کیا گیا ہے۔

گلی کا چراغ

تو جانتا ہے کسی کی گلی کے پاک چراغ

چراغِ طور سے بھی بڑھ کے تابناک چراغ (۱۸)

سنت ابراہیمی

حضرت ابراہیمؑ نے بتوں کو توڑا اور اپنی قوم کو ایک اللہ کی طرف بلایا کیونکہ ان کی قوم چاند اور سورج کی اور بتوں کی پرستش کرنے والی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں حضرت ابراہیمؑ کو بیٹے سے نوازا تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک خواب دیکھا تھا جس میں وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربان کررہے تھے جب اس کا خواب کا ذکر حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ سے کیا تو حضرا اسماعیلؑ نے فرمایا کہ آپ اپنے خواب کو پورا کرے آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو زمین پر لٹایا اور آپ کے گلے پر چھری رکھی تو ان کی جگہ پر اللہ نے زمین پر دنبہ اتارا اور حضرت اسماعیلؑ کی جگہ پر چھری دنبے کے گلے پر چل گئی اور دنبے کی قربانی ہو گئی۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ پہلی قوموں میں انسانوں کی قربانی دی جاتی تھی اور یہ قربانی قدیم قوموں کی ایک اہم تہذیبی رسم تھی گویا اس کے بعد انسانی قربانی کا سلسلہ روک دیا گیا تھا اور رہتی دنیا تک کے انسانوں کیلئے اللہ تعالیٰ آپؑ کی اس سنت کو ہمیشہ کیلئے زندہ رکھا۔

آج اگر ہم اپنے معاشرے پر غور کریں تو ہمیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ہمیں اب پھر سنت ابراہیمؑ کو زندہ کرنے کی اشد ضرورت ہے اور مجید امجد بھی اسی تلخ حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم حلقومِ گوسفنداں پر چھری تو چلا رہے ہیں لیکن ہماری نگاہ دردمندوں پر نہیں جاتی ہے محض حلقومِ گوسفنداں پر چھری چلانے سے سنت پوری نہیں ہوتی ہے۔

عید الاضحیٰ

تجھے عزیز تو ہے سنتِ براہیم

تیری چھری تو ہے حلقومِ گوسفنداں پر

مگر کبھی تجھے اس بات کا خیال آیا؟

تری نگاہ نہیں درد دردمنداں پر(۱۹)

فرعون

مصر کے قبطی جب اپنے بادشاہ فرعون کی اطاعت میں اللہ اور اس کے نبی موسیٰؑ کی مخالفت میں بہت دور نکل گئے اور اپنے کفر و عناد پر اڑ رہے تو اللہ نے ان کو بڑے بڑے معجزے دکھائے جس سے عقل دنگ رہ جاتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنی غفلت اور ناقص عقل پر ڈٹے رہے۔

اللہ نے قرآن میں فرمایا :

"اور موسیٰؑ نے کہا اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور مال و دولت دیا ہے تا کہ وہ تیرے راستے سے (لوگوں کو) گمراہ کریں، اے ہمارے رب ان کے مال تباہ کر اور ان کے دلوں کو سخت کر دے پس وہ ایمان نہ لائیں گے حتیٰ کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

تمہاری دعائیں قبول کر لی گئی ہیں، پس تم ثابت قدم رہو اور بے علم لوگوں کے راستے پر نہ چلو" (۲۰)

حضرت موسیٰؑ نے یہ بد دعا اس وقت اللہ سے فرعون اور اس کی قوم کے لیے کی تھی جب اس کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تھی جب اس نے تکبر کیا اور تمام معجزات کو دیکھنے کے باوجود حق سے روگردانی کر کے خود کو بڑا سمجھا حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے حکم دیا کہ وہ رات کی تاریکی میں یہاں سے نکل جائیں یقیناً فرعون کا لشکر ان کا پیچھا کریگا۔ فرعونی لشکر سورج کے نکلتے ہی آپ کی تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔ علماء کے مطابق فرعونی لشکر تعداد میں بہت زیادہ تھا۔ طلوع صبح کے وقت فرعون کا لشکر بنی اسرائیل کے سامنے کھڑا تھا اور اب کوئی شک وشبے کی گنجائش باقی نہ رہی تھی اس خوف کے عالم میں حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم پکڑے جائیں گے لیکن حضرت موسیٰ نے کہا کہ بس یقیناً میرا رب میری رہنمائی کرے گا حضرت موسیٰ سمندر کی طرف بڑھے تو سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور سمندر کے دونوں اطراف میں بڑے بڑے پہاڑ تھے جن کو سر کرنا ممکن نہیں تھا۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مار۔ حضرت موسیٰ نے لاٹھی ماری اور سمندر پھٹ گیا اس میں خشک راستے بن گئے۔

عرشوں تک ــــــ

جس میٹھے، مٹیالے، شہد کی بانٹ ہے،
اس کو نار ساعاجزیاں ان پھولوں سے حاصل کرنی ہیں، جو
فرعونوں کے باغوں میں کھلتے ہیں، (۲۱)

مٹی کا پتلا / سجدہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

"اور (اس وقت کو یاد کرو) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا بے شک میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا: کیا تو ایسے شخص کو نائب بنانے گا جو زمین میں فساد کرے اور خون بہا ئے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری خوبی اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں! اللہ نے کہا: جو میں (اس میں مصلحت) جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے اور اس نے آدمؑ کو تمام نام سکھا دیئے۔ پھر ان کو فرشتوں پر پیش کیا اور فرمایا مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو انہوں نے کہا تو پاک ہے۔ ہمیں کچھ معلوم نہیں مگر جو تو نے ہمیں سکھا دیا۔ بے شک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے۔ کہا۔ اے آدم ان کو ان چیزوں کے نام بتاؤ پس جب اس نے ان کو ان چیزوں کے نام بتائے تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ بے شک میں آسمانوں اور زمین کے عیب جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے رہے ہو۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ تو انہوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ "(۲۲)

اللہ جل شانہ نے فرمایا:

"اور تحقیق ہم نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہاری شکلیں بنائیں۔ پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو انہوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیس سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا ہے تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا؟ ابلیس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے پیدا کیا۔ "(۲۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"اور ہم نے انسان (یعنی آدم) کو کھنکھناتے، کالے سڑے گارے سے پیدا کیا اور جان (یعنی جنوں کے باپ) کو ہم نے اس سے پہلے ہی آگ سے پیدا کیا اور (اس وقت کو یاد کر) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: تحقیق میں آدمی کو کھنکھناتے، کالے سڑے کیچڑ سے پیدا کرنے والا ہوں۔ پس جب میں اس کو پورا بنالوں اور اس میں (اپنی پیدا کی ہوئی) روح پھونک دوں وہ (زندہ ہو جاتے) تو اس کے لیے سجدہ میں گر جانا۔ سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا کہ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شریک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے ابلیس تو سجدہ کرنے والوں میں شریک کیوں نہیں ہوا؟ اس نے کہا میں اس انسان کو سجدہ نہیں کر سکتا جس کو تو نے بجنے والی کالی بدبو دار مٹی سے پیدا کیا ہے۔ (۲۴)

حدیث مبارکہ:

"حضرت ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے تمام زمین سے ایک مٹھی لے کر آدمؑ کو بنایا اس لیے زمین کے لحاظ سے لوگ، سفید سرخ، سیاہ اور درمیانے درجے ہیں اسی طرح اچھے، برے، نرم اور سخت طبیعت والے اور کچھ درمیانے درجے کے پیدا ہوئے۔" (۲۵)

حدیثِ مبارکہ:

"سدیؒ نے ابن عباس و ابن مسعود و دیگر صحابہ عنھم اجمعین سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو زمین میں مٹی لانے کیلئے بھیجا تو زمین نے کہا میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں کہ تو مجھ سے کوئی کمی کرے یا مجھے عیب ناک کر دے۔ تو وہ مٹی لئے بغیر واپس چلے گئے اور کہا: اے اللہ اس نے تیرے ساتھ پناہ پکڑی، تو میں نے اس کو پناہ دے دی۔ پھر میکائیل کو بھیجا، زمین نے اس سے بھی پناہ پکڑی تو اس نے بھی پناہ دے دی اور جبرائیلؑ کی طرح واقعہ بتا دیا۔ اللہ نے موت کے فرشتوں کو بھیجا زمین نے اس سے بھی پناہ پکڑی' تو اس نے کہا! میں اس سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں اللہ کے حکم کی تعمیل کیے بغیر واپس چلا جاؤں اور اس نے مختلف جگہوں سے سرخ، سفید اور سیاہ مٹی ملا کر پکڑی۔ جس وجہ سے آدم کی اولاد بھی مختلف رنگوں والی ہے وہ مٹی لے کر اوپر گئے اور اس کو پانی کے ساتھ تر کیا حتیٰ کہ وہ چپکنے والی لیس دار مٹی بن گئی۔" (۲۶)

اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے اور شاعر کا کہنا ہے کہ یہ مٹی کا پتلا اپنے مٹی ہونے میں بھی انمول ہے اس کا کوئی مول نہیں ہے لہٰذا انسان کو اپنے اس مرتبے اور مقام کا خیال رکھنا چاہئے اور اپنی تخلیق کے مقصد کو فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

اور یہ انسان

پھر کیوں مٹی کے اس ذرے کو سجدہ کیا اک اک طاقت نے؟

کیا اس کی رفعت ہی کی یہ سب تسخیریں ہیں؟

میں بتلا دوں:

کیا اس کی قوت کیسی اس کی تسخیریں؟

میں بتلا دوں:

قاہر جذبوں کے آگے 'بے بس ہونے میں 'مٹی کا یہ ذرا'

اپنے آپ میں'

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

جب مٹی سے بھی کم تر ہو جاتا ہے

سننے والا اس کی سنتا ہے'

سننے والا جس کی سنے وہ واپنے مٹی ہونے میں بھی انمول ہے'(۲۷)

اور ہمارے وجود۔۔۔۔۔۔

کچھ ہو۔۔۔۔۔۔ہر حالت میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کو پسند ہے صرف اک وہ سچائی

جو سب سے پہلے مٹی کے اک پتلے کے دل میں سہمی ہوئی اتری تھی'

اک ہی سچا انسان اس کے سامنے رہا ہے ہر عالم میں'لاکھوں تیرتی ڈوبتی

تہذیبوں کے درمیان (۲۸)

سورج

"ویدوں کے تینوں دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا ہے۔کشیپ کا لڑکا ادتی کے بطن سے بارہ
لڑکے تولد ہوئے۔ مخجملہ ان کے ایک سوریہ بھی ہے سوِتری آدتیہ اور سوریہ ایک ہی
ہیں"(۲۹)

سوریہ کی بیوی سنجنا تھی لیکن یہ سوریہ کے جلال کی تاب نہیں لا سکتی تھی اس لیے اپنی ایک لونڈی کو سوریہ کی خدمت میں چھوڑ کر جنگل میں چلی گئی اور خوب ریاضت کی جبکہ کچھ مدت کے بعد سوریہ کو اصل حقیقت کا علم ہوا تو وہ اس کو ڈھونڈ کر واپس لے آیا۔

"وشو کرما نے پیاس خاطر اپنی لڑکی کے سوریہ کا جلال کم کرنے کے لیے اپنے آلہ فراط پر چڑھیا۔ آٹھواں حصہ
سوریہ کا تمام جانب سے سوائے پاؤں کے تراش ڈالا اس گرتے ہوئے جلال سے وشنو جی، شو جی کو ویر پر کارت
کیہ وغیرہ اور دوسرے دیوتاؤں کے لیے ہتھیار و تیار کیے"(۳۰)

سوریہ کی نسل سوریہ بنسی کے نام سے مشہور ہوئی سوریہ کو تاقد، سرخ رنگ اور گرم تانبے کی مانند سرخ آنکھوں کا مالک تھا۔

سوریہ کے رتھ کے آگے سات گھوڑے یا سات منہ کا ایک گھوڑا جو تا جاتا ہے اس کا رتھ بان اڑن یا دسوت ہے سوریہ کے یہ نام ہیں۔"سوِتری"یعنی پرورش کنندہ"دسوت"یعنی روشن"بھاسکر"یعنی کنندہ"دن کر"یعنی روز کنندہ"آرہ پتی"یعنی مالک دن"لوک چکشو"یعنی چشم وینا"کرم ساکشی"یعنی افعال کا گواہ"گرہ راج"یعنی گرھوں کا راجہ"سہر کرن"گھبتی مان"مقبوضہ کرن"مر کسن""مارننڈ"سوریہ کی عورتوں کے نام قرار ذیل ہیں:۔
سور تا یعنی ہزار کرن۔شواتی۔مہاویر یا وغیرہ"(۳۱)

میرے سفر میں۔۔۔۔۔

میرے سفر میں اک اک دن کا سورج اک اک دیس تھا

ان دیسوں کے اک اک باسی کے دل سے گذرا ہوں'

میں نے دیکھا ان کے دلوں کے آنگن سونے کے تھے'

ان کی مگن آنکھوں میں ڈورے سونے کے تھے'

اک اک صبح کو ان کی سواری کیلئے آتی تھی سورج کی رتھ سونے کی.(۳۲)

حضرت زینب/ردا

حضرت زینب، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور حضرت حسین رضی اللہ عالیٰ عنہ کی بہن تھیں واقعہ کربلا میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بھائی کے ساتھ تھیں شہادت حسینؑ کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہی اپنے لٹے پٹے خاندان کی سربراہی کی۔حضرت

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

امام حسینؑ کی شہادت بعد سفاک انسانوں نے اہل بیت کے خیموں کا رخ کیا جہاں پر آدھ جلے خیمے ابھی دھواں چھوڑ رہے تھے انہوں نے خاندان رسالت کی حرمت و تقدس کی دھجیاں اڑا ڈالیں۔ خیموں سے اٹھنے والا دھواں جب ان کی آہو بکا کو لے کر آسمان کی طرف اٹھا تو فضا تاریک ہو گئی اور دودھ کی سفیدی میں خونِ شہید اں کی سرخی بھی شامل ہو گئی۔ حضرت حسینؑ کی شہادت کے بعد جب حضرت حسینؑ کا سر ابن زیاد کے دربار میں لے جایا گیا تو اس کے ساتھ آپؑ کے اہل وعیال آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہنیں سب کے سب ابن زیاد کے سامنے لائے گئے ابن زیاد نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مخاطب ہو کر کہا:

"تمہارے خاندان کے سرکشوں اور نافرمانوں کی طرف سے خدا نے میرے دل کو ٹھنڈا کر دیا یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں پھر کہا بخدا مردوں کو تو نے قتل کیا خاندان کو تو نے میرے تباہ کر دیا۔ شاخوں کو تو نے قطع کیا جڑ کو اکھاڑ ڈالا۔ اگر اسی سے تیرا دل ٹھنڈا ہو سکتا تھا تو بے شک تو نے ٹھنڈا کر لیا کہنے لگا یہ عورت بڑی دلیر ہے تمہارے باپ بھی تو شاعر اور بڑے دلیر تھے آپ نے کہا عورت کو دلیری سے کیا واسطہ میں کیا دلیری کرونگی جو منہ میں آگیا وہ میں نے کہہ دیا"(۳۳)

جب حضرت زینب اپنے اہل خانہ کے سمت یزید کے گھر گئیں تو آلِ معاویہ میں سے کوئی عورت ایسی نہ ہو گی جو حسین (رضی اللہ عالیٰ عنہ) کیلئے روتی ہوئی نوحہ زاری کرتی ہوئی ان کے پاس نہ آئی ہو غرض سب نے وہاں صف ماتم بچھا دی۔

حضرت زینبؓ

حضرت زینبؓ (۳۴)

حضرت زینبؓ

جہاں پہ سایہ کہاں ہے لڑے مشرف کی ردا
اکھڑ چکے ہیں بڑے خیمہ افگنوں کے خیام(۳۵)

چیونٹی

حضرت سلیمانؑ اللہ کے برگزیدہ نبی تھے آپؑ حضرت داؤد کے بیٹے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

"اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے اور کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (ضرورت کی) ہر چیز دی گئی ہے۔ یقیناً یہ واضح فضل ہے۔ سلیمانؑ پرندوں کی بولیوں کو سمجھ سکتے تھے اور ان کے مقاصد سے لوگوں کو آگاہ کرتے تھے۔"(۳۶)

"سلیمان کے لیے جنات و انسان اور پرندوں میں سے ہر چیز کے لشکر جمع کیے گئے۔ پس ان کی الگ الگ درجہ بندی کر دی گئی حتیٰ کہ جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمانؑ اور اس کے لشکر تمہیں روند ڈالیں، اس کی اس بات سے سلیمانؑ مسکرا کر ہنس رہے اور دعا کرنے لگے۔ اے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں، جس سے تو خوش رہے، مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل فرما!"(۳۷)

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

"نہایت منظم "بستیوں" کی صورت میں رہنے والے حشرات کا ایک خاندان جس کی تقریباً 11,000 اقسام ہیں۔ چیونٹیوں کی بستیاں واضح سماجی ڈھانچے رکھتی ہیں جن میں خوراک، رہائش اور تولید کے لیے لازمی مختلف سرگرمیوں خصوصی صلاحیتوں کے مالک گروپس کے ذمہ ہوتی ہیں۔ حشرات کے جس سلسلے سے چیونٹیوں کا تعلق ہے۔ اسے Hmenoptera کہتے ہیں۔ جس میں شہد کی مکھیاں wasps اور sawflies بھی شامل ہیں۔ چیونٹیوں کی بستیاں چند ایک سے لے کر لاکھوں ارکان (بیش تر مادہ) پر بھی مشتمل ہو سکتی ہیں۔ یوں سمجھ لیں کہ یہ بستیاں "ذاتوں" میں تقسیم ہوئی ہیں۔ کارکن یا مزدور چیونٹیاں جفتی کے قابل نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کے پر ہوتے ہیں۔ کھانا تلاش کرنے، بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر بستیوں کی چیونٹیوں کے خلاف دماغ کا کام انہی کے ذمے ہے ملکہ چیونٹیاں عام مزدور چیونٹیوں سے بڑی اور جفتی کی صلاحیت کی حامل ہوتی ہیں۔ جفتی کے بعد ان کے پر ٹوٹ جاتے ہیں اور وہ پروں والی نر چیونٹیوں کے ساتھ جفتی میں پیدا ہونے والے سپرمز کی مدد سے انڈے دیتی ہیں جن میں سے مزید مزدور چیونٹیاں اور ملکاؤں کی ایک نئی نسل نکلتی ہے۔ نر چیونٹیوں کا ملکاؤں کے ساتھ جفتی کے سوا اور کوئی کردار نہیں اور وہ کچھ ہی دیر بعد مر جاتے ہیں۔ چیونٹیاں دنیا بھر میں مٹی کے ڈھیروں میں رہتی ہیں۔ ماسوائے منجمد ارکٹک اور انٹارکٹک اور چند جزائر کے۔ گلی سڑی لکڑیوں اور مردہ درختوں اور انسانوں کے گھروں میں بھی ان کے مسکن ہوتے ہیں۔ بیش تر چیونٹیاں 2 تا 10 ملی میٹر لمبی ہوتی ہیں۔ تاہم کچھ چیونٹیاں 3 سینٹی میٹر تک لمبی بھی ہو سکتی ہیں۔ دیگر حشرات کی طرح ان کے جسم بھی تین بڑے حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ سر، بالائی دھڑ اور پیٹ۔ بیش تر چیونٹیوں کی آنکھیں روشنی کو محسوس کرنے والے چھوٹے چھوٹے خانوں Ommatidia پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ خانے مل کر چیونٹی کے دماغ میں تصویر پیدا کرتے ہیں۔ کچھ چیونٹیوں میں بصارت کی حس موجود نہیں ہوتی۔ ان کے لیے بصارت اتنی اہم بھی نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنی زندگی کا زیادہ تر عرصہ زیر زمین گزارتی ہیں۔ سر کے اگلی طرف لگے ہوئے لچک دار انٹینا ذائقے، بو اور لمس کے اعضا پر مشتمل ہیں۔ ہر انٹینا کی شکل انسانی بازو جیسی ہے۔ چیونٹی کو ارد گرد کے حالات کا علم انٹینا کے توسط سے ہی ہوتا ہے۔ قدیم ترین فوسل چیونٹیاں نو کروڑ یا نوے لاکھ سال پرانی ہیں۔ ان فوسلز کو حجری آثار میں 1998ء میں نیو جرسی سے دریافت کیا گیا تھا۔" (۳۸)

چیونٹیوں کے ان قافلوں

چیونٹیوں کے ان قافلوں کے اندر میں وہ منادہوں
جس کی آنکھوں میں جب آتی آندھیوں اور طوفانوں کی اک خبر اُبھرتی ہے'
تو ان آندھیوں اور طوفانوں کی آواز کو قافلے سن نہیں سکتے'
لیکن میرے دل کا خوف' جو میرے علم کی عادت ہے
ان قافلوں کے حق میں ایک ڈھال ہے"(۳۹)

جادو/ طلسم/ افسوں

جادو۔ طلسم۔ جادوگر: سحر، افسوں، منتر، کمال کی بات (۴۰)
طلسم: جادو، سحر، نیرنگ، حیرت میں ڈالنے والی بات، بھید، مبہم تحریر، یا تعویز (۴۱)

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

جادو ایک انتہائی گھناونا اور غیر اخلاقی فعل ہے جادو واقعات کو اپنی مرضی کے مطابق عمل میں لانے کو کہتے ہیں جادو کی دو قسمیں ہیں ایک سفید جادو ہے اور ایک کالا جادو۔ سفید جادو اچھے کاموں کے لیے کیا جاتا ہے اور کالا جادو برے کاموں کے لیے کیا جاتا ہے جادو کا آغاز قدیم بابل سے ہوا، جادو کے بارے میں علی عباس جلال پوری کا کہنا ہے:

"قدیم عراق کا شہر بابل جادو کا سب سے بڑا مرکز تھا چنانچہ بابلی اور کالدی کے الفاظ جادوگری کے مفہوم میں بولے جاتے تھے۔ بابل کا جادو تمام مشرق ممالک میں پھیل گیا۔ مسلمانوں کا جادو بھی بابلیوں سے ماخوذ ہے مسلمانوں کے یہاں علمِ روحانی کی دو قسمیں ہیں (ا) علوی (یزدانی) (۲) سفلی (شیطانی) عرفِ عام میں پہلی قسم کو سفید جادو کہا جاتا ہے جس کے وسیلے سے لوگوں کے بگڑے ہوئے کام سنوارے جاتے ہیں، بدروحوں کو نکالا جاتا ہے یا مُزمن امراض کو نکالا جاتا ہے۔ اسے اصطلاح میں سمیا کہتے ہیں یعنی خدا اور اس کے نیک بندوں کی روحوں سے حلِ مشکلات کے لیے رجوع لانا۔ کالے جادو کا مقصد لوگوں کو ایذا پہنچانا، دکھ دینا، امراض لگا دینا، جان سے مار دینا ہے۔ اس مقصد کے لیے شیطان اور اس کے چیلوں سے استمداد کی جاتی ہے۔ بابل کے علاوہ مصر قدیم، چین قدیم اور وادی سندھ کے درواڑ بھی جادو میں دسترس رکھتے تھے۔ اتھر وید میں جتنے بھی ٹونے ٹوٹکے درج ہیں وہ درواڑوں ہی سے لئے گئے ہیں۔" (۴۲)

جادو کا تعلق ہندسوں سے ہے طاق اعداد کو جادو میں کافی زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ قدیم اشوری، بابلی، سمیری تہذیب اور ہندو مت میں بھی جادو کا تصور پایا جاتا ہے۔ اسلام نے سحر سے انکار کیا ہے۔ قرآن پاک تمام امراض کے لیے شفا ہے اس لیے مسلمانوں میں بھی یہ تصور راسخ ہو گیا کہ مختلف قرآنی آیات کے تعویز لکھ کے امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے ہاں دیہاتوں میں جب بارش نہیں برستی تو مختلف ٹونے کیے جاتے ہیں کسان خاص طور پے بارش کے نہ برسنے کی وجہ سے پریشان ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی ساری فصل کا انحصار بارش پر ہی ہوتا ہے۔ بارش کے برسنے کے لیے ٹوٹکے عمل میں لائے جاتے ہیں عموماً کسی لڑاکا بڑھیا پر پانی ڈالا جاتا ہے وہ گالیاں دیتی ہے اور اس کی وجہ سے باش برستی ہے یا کسی پیرزادے پر پانی ڈالا جاتا ہے۔ اس حوالے سے علی عباس جلال پوری لکھتے ہیں:

"کبھی کبھار بچیاں اپنا گڈا اور گڈی لے کر نکل آتی ہیں انہیں زمین پر رکھ کر آگ لگا دی جاتی ہے اور جب دھواں اٹھتا ہے تو اس کے گرد حلقہ باندھ کر پیٹنے لگتی ہیں۔ اس کے ساتھ آواز ملا کر گاتی جاتی ہیں۔

گڈی گڈا ساڑیا

دس میاں کالیا

گڈی گڈا پٹیا

دس میاں چٹیا

کالیاں اٹاں کالے روڑ

مینہ وساو زور و زور (۴۳)

"جادو کی حقیت پر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ جادو دو قسم کا ہے"

۱۔ ہومیو پیتھک یا با مثل جادو Homeopathic Magic

۲۔ متعدی جادو (Contactor Contagious Magic)

ہومیو پیتھک یا با مثل جادو میں دشمن کا پتلا بنا کر اس کے پتلے کو نقصان پہنچا کر دشمن کو برباد کیا جاتا ہے جبکہ متعدی جادو میں دشمن کے لباس یا اس کے جسم کو چھونے والی اشیا پر جادو کر کے دشمن کو زک پہنچائی جاتی ہے۔
جادو قوانین قدرت کا چربہ ہے جو لوگو کو مغالطہ میں ڈال دیتا ہے جس طرح فرعون کے جادوگروں نے مقابلہ

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

کے وقت لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا تھا۔ جادو جھوٹی سائنس اور ناقص فن ہے۔(۴۴)

تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جادو گروں نے ہمیشہ اپنے علم پر غرور کیا ہے اور اسی غرور کی وجہ سے وہ انبیاء، اولیااللہ اور بزرگان دین کو للکارتے ہیں ان کے ساتھ بے حرمتی کرتے ہیں زیادتی کرتے ہیں ان کی توہین کرتے ہیں جادوگر خدا کی خدائی میں بھرپور دخل اندازی کی نہ صرف کوشش بلکہ دعوے بھی کرتے ہیں۔ بعض اوقات ظاہری طور پر یہ جادوگر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب بھی نظر آتے ہیں۔ لیکن جب اللہ والے ان کی پکڑ کرتے ہیں تو پھر ان کے پاس کوئی راستہ نہیں بچتا ہے ان کا سارا غرور و تکبر خاک میں مل جاتا ہے اور یہ اللہ والوں کے قدموں میں گڑگڑا کر معافی کے طلب گار ہوتے ہیں۔ اللہ والے صراطِ مستقیم کی دعوت دیتے ہیں جبکہ جادوگر لوگوں کو اس راستے سے گمراہ کرتا ہے جادو انسان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے جبکہ مذہب انسان کو امن اور سلامتی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہی جادو اور مذہب میں بنیادی فرق ہے۔ مذہب ایک اٹل حقیقت جبکہ جادو محض ایک دھوکا ہے۔ کتابِ لاریب میں اللہ تعالیٰ نے جادو کا توڑ سورۃ فلک اور سورۃ الناس کی صورت میں بتادیا ہے۔

مرے خدا مرے دل!

تجھے تو اس کی خبر ہے، مرے خدا، مرے دل
کہ اس طلسم زیاں کے کسی جھمیلے میں
ذرا کبھی جو قدم میرے ڈگمگا بھی گئے'
تو ایک خیال' ابد موج سلسلوں کا خیال
میرے وجود میں چنگاریاں بکھیر گیا
سنبھل کہ دیکھا تو دنیا میں اور کچھ بھی نہ تھا
نہ دکھتی سانس کے ارماں' نہ جیتی مٹی کے لوبھ
نہ کوئی روک' نہ چنتا' نہ میں' نہ میرے جتن
جو مجھ میں تھا بھی کوئی گن تیرے ہی گیان سے تھا
کچھ اور ڈوب کہ گہرائیوں میں جب دیکھا
تو ہر سلگتی ہوئی قدر کے مقدر میں
نہاں تھے' تیرے تقاضے' میرے خدا میرے دل
(۴۵)

کوہ بلند

تو ہے لاکھوں کنکریوں کے بہم پیوست دلوں کا طلسم
تیرے لیے ہیں ٹھنڈی ہوائیں ان بے داغ دیاروں کی
جن پر پیلے' سرخ' سنہرے دنوں کی حکومت ہے
ایک ہی رفعت'
تیرے وجود کی قدر بھی ہے اور قوت بھی'
(۴۶)

<u>پاتال</u>

ہندو مذہبی اور اساطیری تحریروں میں تین دنیاؤں یعنی ترلوک (تری لوک Trilok) کا اکثر ذکر ملتا ہے۔ تین دنیائیں یہ ہیں۔

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

بھور(Bhur)زمین،ارضی دنیا

بُھوور(Bhuwar)آسمان اور زمیں کے درمیان خلا

سَوَرگ(Swarga)آسمان۔(۴۷)

اس تین دنیاؤں کے نیچے پاتال کی دنیا موجود ہے۔جہاں پر سانپوں جیسے انسان رہتے ہیں۔پاتال سب سے نچلی دنیا ہے۔ان تینوں دنیاؤں(زمین،آسمان اور پاتال)کی عمر برہما دیوتا کے ایک دن کے برابر ہوتی ہے دن کو یہ دنیائیں تخلیق ہوتی ہیں اور رات کو فنا ہو جاتی ہیں۔تخلیق اور فنا کا یہ سلسلہ برہما دیوتا کی زندگی کے سو برس تک چلتا ہے۔

"برہما"کا ایک دن "کلپ" کہلاتا ہے۔اور برہما کا ایک دن کلپ زمین والوں کے چار ارب تیس کروڑ برس کے برابر ہوتا ہے۔اور برہما کی عمر ایک سو برس ہوتی ہے؟"(۴۸)

پاتال زیر زمین واقع سب سے نچلی مملکت ہے۔"پاتال کا ایک نام ناگ لوک بھی ہے"(۴۹)

پاتال کا رنگ سنہرا ہے۔پاتال کا ساتوں اقالیم کو ایک "اننت ناگ"اپنے سر پر اٹھائے ہوئے ہے۔

ہندو لٹریچر میں پاتال کی اقالیم کی تعداد سات بھی آتی ہے اور آٹھ بھی ہے اور ان کے ناموں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔وشنو اور یدم پران میں ان کی تعداد سات جبکہ شو پران میں تعداد آٹھ بتائی گئی ہے۔

وشنو پران کی روسے ان کے نام یہ ہیں:

اُتل(Atala) سفید   وتل(Vitala)سیاہ   نیل (Nitala)سرخ

گبھس تمت(Gabhastmat)زرد   مہاتل(Mahatala)ریتلی   سوتل(Sutala)پتھریلی

پاتال(Patala)سنہری

پدم پران میں یہ نام ملتے ہیں

اتل   وتل   سوتل   تلاتل(Talatala)

مہاتل   رساتل(Rasatala)   پاتال

اور شو پران کے روسے پاتال کے خطوں(اقالیم)کی تعداد سات کی بجائے آٹھ ہے۔

پاتال   تل   اتل   وتل

ودھی پاتال (Vidhi Patala)   سرکرا بھومی(Sarkara Bhumi)   (۵۰)

پاتال میں بہت طاقت ور ناگ دیوتا رہتے ہیں ان میں سے کچھ کے پانچ سر ہیں اور کچھ کے سات ان کے سروں میں بہت ہی قیمتی ہیرے موتی جڑے ہوئے ہوتے ہیں ان کے پاس ایسے ہیرے جواہرات ہیں جو زمین آسمان میں کسی اور کے پاس نہیں ہیں اور ان جواہرات کی چمک دمک پاتال کے اندھیروں کو ختم کر دیتی ہے اور ہر طرف اپنی ضوفشانی بکھیرتے ہیں۔

کوہ بلند

لیکن اس پاتال کے پاس جہاں میں ہوں

بڑا ہی گدلا اور کیٹلا۔۔۔کالی مٹی والا پانی ہے'

زہر کدوں سے آنے والی ندیوں کا پانی

جس کی دھار تری پتھریلی دیواروں سے جب ٹکراتی ہے

تو میرے سینے میں دل کی ٹوٹی کنکری ڈوبنے لگتی ہے'

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

(۵۱)

بھادوں

گدلی گدلی جھیل ہوا کی جس کے خنک پاتال میں ہم
سانس روک کے ڈھونڈ رہے ہیں جیون کے انمول خزانے گھائل خوشیاں چنچل غم۔ (۵۲)

طوبیٰ

لغوی معنی بہشت کا ایک درخت نہایت خوشبو دار، اچھا، خوشگوار، نفیس، جائز، نہایت پاک، خوشخبری (۵۳)

درخت انسانی زندگی کا اہم ترین جزو ہیں۔ انسانی زندگی کا دارومدار درختوں پر ہے۔ کیونکہ انسان درختوں سے ہی آکسیجن حاصل کرتا ہے تو اس کی سانس چلتی ہے۔ درخت اور انسان کا رشتہ بہت قدیم ہے۔ جنت میں سے حضرت آدمؑ کو نکالے جانے کا سبب بھی درخت ہی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے شجر ممنوعہ قرار دیا تھا۔ اگر بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ زندگی کے اندر تمام تر تروتازگی، رونق، خوبصورتی، سرسبزی، شادابی، رعنائی، دلکشی، حسن، درختوں اور پودوں ہی کی بدولت ہے۔ پودوں پر طرح طرح کے پھول کھلتے ہیں یہ رنگ برنگے پھول ہر طرف خوبصورتی پھیلانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ درختوں سے ہم پھل، پھول اور سایہ حاصل کرتے ہیں درختوں کی لکڑی بھی ہمیں ہزارہا فائدے پہنچاتی ہے۔ درختوں کے پتے، پھول، پھل مختلف ادویات بنانے کے بھی کام آتے ہیں۔ مختلف مذاہب میں درختوں کی پوجا بھی کی جاتی ہے اور ان پر چڑھاوے بھی چڑھائے جاتے ہیں۔ درختوں کی لکڑی سے بت بھی تراشے جاتے ہیں۔ حضرت جبرائیلؑ کا مقام اعلیٰ بیری کا درخت ہے جس کو سدرۃ المنتہیٰ کہا جاتا ہے۔ مختلف تہذیبوں کے اندر ہمیں درختوں کا ذکر ملتا ہے۔ جنت کے اندر بھی طرح طرح کے درخت ہوں گے۔

"بہشت میں خود بھی بہت سے پھل دار درخت ہیں ان ہی میں ایک شجر طوبیٰ بھی ہے پاک اور ہر طرح کی کثافتوں سے منزا اور مبرا۔" (۵۴)

گاؤں

دنیا میں جس کو کہتے ہیں گاؤں یہی تو ہے
طوبیٰ کی شاخ سبز کی چھاؤں یہی تو ہے
(۵۵)

حوالہ جات

***نوشین نصر اللہ۔ پی ایچ ڈی سکالر، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال کیمپس، لاہور**
**** محمد سلمان بھٹی، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال کیمپس، لاہور۔**

پہلے ماخذات لکھیں جو حوالہ جات ہیں۔ اس کے بعد کتابیات لکھیں۔ نمونے کے لیے ویب سائٹ پر جا کر مجلہ بنیاد، لمز کے مقالہ جات کے حواشی و حوالہ جات ملاحظہ کریں۔

۱۔ القرآن، سورۃ الانفال، آیت ۳۱
۲۔ المنجد، دارالاشاعت، کراچی، ۱۹۶۰، ص ۷۰
۳۔ محمد عبد اللہ خاں خویشگی، فرہنگِ عامرہ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء، ص ۲۹
۴۔ عبد المجید خواجہ، جامع اللغات (جلد اول)، اُردو سائنس بورڈ، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص ۱۶۲

Vol. 4 No.1 2020

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۵۔ شان الحق حقی، فرہنگِ تلفظ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۵ء، ص ۴۷

۶۔ وارث سرہندی، علمی اردو لغت، علمی کتاب خانہ، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص

۷۔ علی محمد خاں ڈاکٹر، لاہور کا دبستانِ شاعری، مقبول اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۲، ص ۴۹۷

۸۔ ایضاً، ص ۴۹۸، ۴۹۹

۹۔ مولوی فیروز الدین، فیروز اللغات اردو، فیروز سنز، لاہور، سن ندارد، ص ۹۶۷

۱۰۔ پروفیسر احمد بن ولید الاعظمی العراقی الحنفی، قیامت کی ہولناکیاں، مترجمہ: مفتی محمد وسیم اکرام القادری، مشتاق بک کارنر، لاہور۔ سن ۲۰۱۳ء، ص ۱۵۳

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۵۴

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۵۵

۱۳۔ مجید امد، کلیات مجید امجد، مرتبہ: خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۳۷۲

۱۴۔ القرآن، سورۃ القصص، آیت ۲۹ تا ۳۲

۱۵۔ القرآن، سورۃ النعم، آیت ۸

۱۶۔ القرآن سورۃ القصص، آیت ۳۰

۱۷۔ القرآن، سورۃ طٰہٰ آیت ۱۷

۱۸۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ: خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۵۳

۱۹۔ ایضاً، ص ۳۵۳

۲۰۔ القرآن، سورۃ یونس، آیت ۸۸ تا ۸۹

۲۱۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ: خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۶۶

۲۲۔ القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۳۰ تا ۳۴

۲۳۔ القرآن، سورۃ الاعراف، آیت ۱۱ تا ۱۲

۲۴۔ القرآن، سورۃ الحجر، آیت ۲۶ تا ۳۳

۲۵۔ حافظ عماد الدین ابو لغدا ابن کثیر قصص الانبیاء مترجمہ: حافظ محمد عبد اللہ رفیق، اسلامی اکادمی لاہور، سن ندارد، ص ۴۰

۲۶۔ ایضاً، ص ۴۶، ۴۷

۲۷۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ: خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۲۷۱

۲۸۔ ایضاً، ص ۱۳۷

۲۹۔ سردار دیوی سہائے، ہندو وکلاسیکل ڈکشنری، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۲۱۰

۳۰۔ ایضاً، ص ۲۱۱

۳۱۔ ایضاً، ص ۲۱۱

۳۲۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۲۰۶

۳۳۔ علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطہری، تاریخ طہری، جلد چہارم، پنجم، فیس اکیڈمی، ۱۹۸۲ء، ص ۲۸۷

۳۴۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ: خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۱۴ء، ص ۴۵۶

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

۳۵۔ ایضاً، ص ۴۵۶
۳۶۔ القرآن، سورۃ النمل آیت ۱۶
۳۷۔ ایضاً، آیت ۱۷تا۱۹
۳۸۔ عالمی انسائیکلوپیڈیا، جلد اول، ص ۸۸۲
۳۹۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ: خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۱۴، ص ۶۳۰
۴۰۔ شان الحق حقی، فرہنگ تلفظ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۵، ص ۳۵۲
۴۱۔ ایضاً، ص ۶۹۱
۴۲۔ علی عباس جلال پوری، کائنات اور انسان، تخلیقات، لاہور، ۲۰۱۳، ص ۵۴
۴۳۔ ایضاً، ص ۷۴، ۷۵
۴۴۔ مترجم ڈاکٹر محمد صدیق ہاشمی، جادو اور مذہب، مشتاق بک کارنر، لاہور، ص ۲۳
۴۵۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ: خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴، ص ۴۱۷
۴۶۔ ایضاً، ص ۴۷۰
۴۷۔ ابنِ حنیف، بھولی بسری کہانیاں بھارت "گل گشت"، ملتان، ۱۹۹۹ء، ص ۳۰۳
۴۸۔ ایضاً، ص ۳۰۴
۵۹۔ ایضاً، ص ۳۰۴
۵۰۔ ایضاً، ص ۳۰۵، ۳۰۶
۵۱۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ، خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص ۴۷۰
۵۲۔ ایضاً، ص ۳۷۵
۵۳۔ مولوی فیروز الدینؒ، فیروز اللغات، فیروز سنز، لاہور، سن ندارد، ص ۸۸۱
۵۴۔ ڈاکٹر تنویر احمد علوی، کلاسیکی اردو شاعری (روایتی ادارے، کردار اور علامتیں)، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۰۹، ص ۲۲۱
۵۵۔ مجید امجد، کلیات مجید امجد، مرتبہ: خواجہ محمد زکریا، الحمد پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۴، ص ۱۸۸